یاسؔ یگانہ چنگیزی

(1884–1956)

مرزا واجد حسین نام تھا، پہلے یاسؔ پھر یگانہ تخلّص اختیار کیا اور یاس یگانہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ پٹنہ میں پیدا ہوئے، یہیں ابتدائی تعلیم ہوئی۔ 1904 میں کلکتہ گئے، وہاں بیماری نے طول کھینچا تو علاج کے لیے لکھنؤ آئے، اور لکھنؤ ہی میں شادی کی پھر یہیں رہائش اختیار کرلی۔ لکھنؤ کا قیام نہایت ہنگامہ خیز ثابت ہوا۔ اس کے اثرات ان کی شاعری میں بھی نظر آتے ہیں۔ کئی معاصرین سے ان کے معرکے رہے۔ زندگی کے آخری ایاّم افسوس ناک بحثوں اور تلخیوں کی نذر ہوئے۔

ان کی شخصیت میں انانیت بہت زیادہ تھی۔ کلام میں قوت اور زور ہے۔ بانکپن اور آزادہ روی ان کے مزاج کا حصّہ ہے۔ ان کی غزل میں فکر کی تازگی اور احساس کی جدّت پائی جاتی ہے۔ ان کی شاعری میں شخصیت کی آزادی کی چمک نمایاں ہے۔ انھوں نے عام بول چال کے الفاظ کا استعمال بامعنی انداز میں کیا ہے۔ یگانہ کی رباعیاں بھی مشہور ہیں۔ ان کے کلام کے مجموعے ''آیاتِ وجدانی'' اور ''گنجینہ'' کے نام سے شائع ہوئے۔

© NCERT not to be republished

5188CH13

غزل

کار گاہِ دنیا کی نیستی بھی ہستی ہے
اک طرف اجڑتی ہے ایک سمت بستی ہے

بے دلوں کی ہستی کیا جیتے ہیں نہ مرتے ہیں
خواب ہے نہ بیداری ہوش ہے نہ مستی ہے

کیا بتاؤں کیا ہوں میں قدرتِ خدا ہوں میں
میری خود پرستی بھی عین حق پرستی ہے

کیمیائے دل کیا ہے خاک ہے مگر کیسی
لیجیے تو مہنگی ہے بیچیے تو سستی ہے

خضرِ منزل اپنا ہوں اپنی راہ چلتا ہوں
میرے حال پر دنیا کیا سمجھ کے ہنستی ہے

کیا کہوں سفر اپنا ختم کیوں نہیں ہوتا
فکر کی بلندی یا حوصلے کی پستی ہے

دیدنی ہے یاسؔ اپنے رنج و غم کی طغیانی
جُھوم جُھوم کر کیا کیا یہ گھٹا برستی ہے

(یاسؔ یگانہ چنگیزی)

مشق

سوالات

1۔ یاسؔ نے مطلع میں دنیا کے بارے میں کیا کہا ہے؟

2۔ شاعر نے بے دلوں کی زندگی کو کس چیز سے مثال دی ہے؟

3۔ شاعر اپنی خود پرستی کو حق پرستی کیوں سمجھتا ہے؟

4۔ شاعر نے کیمیائے دل کی کیا خصوصیت بیان کی ہے؟

5۔ اس شعر کی تشریح کیجیے:

کیا کہوں سفر اپنا ختم کیوں نہیں ہوتا
فکر کی بلندی یا حوصلے کی پستی ہے

© NCERT not to be republished